Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | اتوار: ۱۶ رجب ۱۴۱۳ھ، ۱۰ صلح ۱۳۷۲ہش، ۱۰ جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۸

ہمارے اعمال کے پھل

اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پس ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے۔ جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیرابی کا موجب بنتے ہیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کی نصرت انہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق ذوق اور شدت رقت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ (۔) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۵۶)

ولادت

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم رشید اللہ حمید صاحب کو ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "جری اللہ" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ناگی آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔

احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت اور عمر میں برکت بخشے۔ اسے نیک، لائق اور خادم سلسلہ بنائے۔

○ مکرم ندیم خالد صاحب ابن مکرم محمد خان رانا صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر ٹیچر ناصر احمدیہ ہائی سکول بفتے گیمبیا کو مورخہ ۲ جنوری ۹۳ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ولادت بہاولپور کے رحمٰن کلینک میں ہوئی ہے۔ بچے کا سانس بوقت پیدائش رک گیا تھا اب بھی سانس لینے میں دشواری محسوس کرتا

باقی صفحہ ۷ پر

جنرل آصف نواز چیف آف آرمی سٹاف انتقال کر گئے

○ جنرل آصف نواز دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے جمعہ کی صبح آٹھ بجے دل کا دورہ پڑنے کے بعد ہسپتال پہنچایا گیا۔ کچھ دیر بعد ان کی طبیعت بحال ہو گئی لیکن تھوڑی دیر بعد پڑنے والا دوسرا دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ نے ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء کو پاک فوج کی کمان سنبھالی تھی۔ ہفتہ کے روز انہیں ان کے آبائی گاؤں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ ہفتہ کے روز صبح دس بجے ریس کورس گراؤنڈ راولپنڈی میں ادا کی گئی۔ جنازے کا جلوس آرمی ہاؤس سے شروع ہوا ان کی میت توپ گاڑی پر رکھ کر ان کی یونٹ کے افسر اور ارکان کھینچ کر ریس گراؤنڈ لے کر گئے صدر مملکت وزیر اعظم اور محترمہ بے نظیر بھٹو نے تعزیت کے پیغام بھیجے۔ ان کے علاوہ بھی تمام صوبوں کے گورنروں، وزرائے اعلیٰ، وفاقی حکومت کے وزیروں اور دیگر لوگوں نے ان کی بیوہ کے نام تعزیت کے پیغام ارسال کئے ہیں۔

تحریک جدید کی مالی قربانی کے تین پہلو

تحریک جدید کی مالی قربانی کو مضبوط کرنے کے لئے اس تحریک کو جاری کرنے والے مقدس وجود نے ابتداء سے ہی ہمیں ان الفاظ میں متوجہ فرما دیا تھا۔

"تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے ..... اب میں نے دانیس سالہ دور کے بعد) اس چندے کو لازمی کر دیا ہے اور ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے۔"

اسی سلسلہ میں حضور نے بچوں کو بھی شامل کرنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا:۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تینوں طبقے مرد، عورت اور بچگان اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیتے ہیں لیکن اب سوا سو ممالک سے بھی زیادہ ممالک میں جماعت کے سات سو سے بھی زائد مراکز جو روز بروز بفضلِ خدا ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کی نیم شبی دعاؤں اور ہمہ وقتی محنتِ شاقہ کے نتیجہ میں بڑھتے جا رہے ہیں، متقاضی ہیں کہ ہم تحریک جدید کی مالی قربانی پیش کرتے ہوئے اس کے تین پہلوؤں کو مدّنظر رکھتے ہوئے بصد اخلاص پیش کریں۔

اول یہ کہ اپنی قربانی کو تحریک جدید کی وسعت پذیری اور اہمیت و عظمت سے ہم آہنگ کریں۔ یعنی سابقہ معیار قربانی سے غیر معمولی اضافہ پیش کیا جائے۔

دوم یہ کہ قواعد کے مطابق جو اقل شرح یعنی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر قربانی ہونی چاہیئے۔ اسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔

سوم یہ کہ اس صدقہ میں اپنے فوت شدہ بزرگوں کو بھی شامل کرنے کا اہتمام فرمایا جائے۔

اللہ تعالیٰ سب کو ان تینوں پہلوؤں کو قائم رکھتے ہوئے قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کی قربانیوں کو شرفِ قبول بخشے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ صلح ۱۳۷۲ ہش ـــ ۱۰ جنوری ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے - فرماتے ہیں :

(۱) دیکھو پانی کیسا ہی گرم کیا جائے ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز بھی جل جائے پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دیگا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے - ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے -

(۲) انسان کو چاہیئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفائت شعاری مدنظر رکھے تاکہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے -

(۳) دعا دو قسم کی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے - ایک معمولی - ایک شدتِ توجہ سے اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں کوئی مخلص ہو تو اسکے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کیلئے ہم دعا کرتے ہیں -

(۴) تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے ایک کو تقدیر معلق کہتے ہیں اور دوسری کو تقدیر مبرم کہتے ہیں ارادہ الٰہی جب ہو چکتا ہے تو پھر اس کا تو کچھ علاج نہیں ہوتا اگر اس کا بھی کچھ علاج ہوتا تو سب دنیا بچ جاتی

(۵) موت کا دن تو مخفی ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ مرنے کے وقت میرا محبوب اور میرا معشوق میرے پاس ہو موت جب آتی ہے تو ناگہانی طور پر آجاتی ہے انسان کہیں اور تدبیروں اور دھندوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے کہ یہ کام اس طرح ہو جاوے یہ ایسے ہو جاوے اور اوپر سے موت آجاتی ہے -

(۶) چونکہ خدا پر پورا ایمان نہیں ہوتا اس لئے اسکی راہ میں مال خرچ کرنے سے بھی دریغ کرتے ہیں مگر ہمارے خیال میں مال تو پھر مال ہے اس راہ میں تو جانیں بھی قربان کر دینی چاہئیں -

(۷) دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے خدا تعالیٰ چاہتا تو ایسا نہ کرتا مگر اس نے دنیا کے لئے بھی یہی قانون رکھا ہے کہ محنت سے سب کچھ ہوتا ہے اگر خدا تعالیٰ کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے -

(۸) اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے جو اسکی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اسکے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا -

(اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان ارشادات کا فہم عطا فرمائے اور ان کے مطابق عمل کی توفیق سے نوازے)

دیکھتا ہوں جو ان کو سنگ بدست
میرے ہاتھوں میں پھول کھلتے ہیں
پھول کا زخم مِٹ نہیں سکتا
پتھروں کے تو زخم سِلتے ہیں
ـــــ ابوالاقبال

عجب ہستی ہے دِل کی اِس جہاں میں
جُدا دنیا سے دنیا میں مکیں بھی
مثال اُس کی ہے عکسِ رُوئے زیبا
کہ آئینے میں ہے بھی اور نہیں بھی

ثباتِ عزم کا کہسار ہو جا
سراپا عظمتِ کردار ہو جا
چٹان آئے تو ٹھوکر سے اُڑا دے
شگوفوں میں صبا رفتار ہو جا

جہادِ زیست میں لازم یہی ہے
صلابت سنگ کی کردار میں ہو
مگر سینے میں دل درد آشنا رکھ
کہ جیسے آبجو کہسار میں ہو

نیاز اُس کا ہے ہر ذرّے کے دل میں
شہیدِ آرزو کون و مکاں ہیں
اُٹھا کر آنکھ سُوئے آسماں دیکھ
مہ و انجم میں سجدوں کے نشاں ہیں

حباب آسا ثباتِ زندگی ہے
فراخی ہو کہ تنگی عارضی ہے
مگر کیفِ محبّت جاوداں ہے
سُرور اس کا سُرورِ سرمدی ہے

مجھے بخشی گئی تسلیم کی خُو
مجھے تیری نِگہ نے چُن لیا ہے
مجھے منظور ہے حرماں نصیبی
اگر مولا! یہی تیری رضا ہے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

اس آیت میں (۔۔) کا ترجمہ ان کے جھوٹ بولنے کے سبب سے کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ما مصدریہ ہے اور اپنے بعد کے فعل کے معنی کو مصدری معنے میں تبدیل کر دیتا ہے

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ان کا فطرت صحیحہ کے مطابق کام نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان کے دل مریض ہیں۔ کیونکہ اگر دل ہی مرض نہ ہوتا تو کم سے کم یہ ان باتوں کو تو محسوس کرتے جو فطرت صحیحہ سے پیدا ہوتی ہیں جس طرح صفراء کی زیادتی سے زبان کا مزا خراب ہو جاتا ہے اور میٹھا بھی کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح جن کے دل مریض ہوں وہ اپنی فطرت کی آواز کو صحیح طور پر نہیں سن سکتے۔

اس آیت میں بیماری سے مراد نفاق کی بیماری ہے پہلے رکوع کے شروع میں روحانی طور پر تندرست لوگوں کا ذکر تھا۔ پھر کفر کے بیماروں کا ذکر ہوا۔ اب اس آیت میں نفاق کی بیماری کا ذکر کیا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق کی بیماری کی مندرجہ ذیل علامات بتائی ہیں۔ (بخاری کتاب المظالم و کتاب الشہادات) یعنی منافق جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھائیں تو وہ خیانت کرتا ہے۔ اور جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دیتا ہے اور جب جھگڑا ہو تو گالیوں پر اتر آتا ہے۔

یہ علامات منافقت کا لازمہ ہیں کیونکہ منافق چونکہ اپنے نفاق کو چھپانا چاہتا ہے اس کا ذریعہ وہ یہی سمجھتا ہے کہ اگر اس پر کوئی الزام لگائے اور اس کے عیب کو ظاہر کرے تو وہ جھوٹ بولے اور اس سے لڑ پڑے اور گالیوں پر اتر آئے۔ تاکہ لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھر جائے۔ اسی طرح اسے جھوٹ بولنے کی بھی ضرورت رہتی ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے اندرونہ کو چھپا نہیں سکتا۔ وعدہ خلافی اور عہد کو توڑنا بھی اس کے خواص میں ہونا لازمی ہے کیونکہ منافق وہی ہوتا ہے جو ایک قوم سے بظاہر تعلق رکھ کر دراصل اس سے بگاڑ رکھے۔

امانت میں خیانت بھی اس کا ضروری خاصہ ہوتا ہے کیونکہ اپنے قومی راز غیر کو بتائے بغیر وہ ان میں مقبول نہیں ہو سکتا۔

اس آیت میں بیماری کا بڑھانا اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا ہے کہ یہ اس کے احکام اور قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے اور لوگوں کے اعمال پر نیک و بد نتائج بھی وہی مرتب فرماتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو کسی کی بیماری کے بڑھانے کے لئے نازل نہیں فرمایا بلکہ لوگوں کی بیماری کے دور کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (۔۔) یعنی اے لوگو تمہارے پاس ایک ایسی کتاب آئی ہے جو دل پر اثر کرنے والی نصائح پر مشتمل ہے اور سینہ کی سب بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ یہ مرض جس کا اس آیت میں ذکر ہے قوت فیصلہ کا نہ ہونا، بزدلی، اور نفاق ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔۔) یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کی وعدہ خلافی اور جھوٹ کا یہ انجام دکھایا کہ ان کے دلوں میں نفاق پیدا ہو گیا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے مرض بڑھا دینے سے ایک یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ جوں جوں مسلمانوں کو ترقی دیتا اور ان کی طاقت بڑھاتا گیا۔ منافقوں کو اپنے دلی عقیدے کے خلاف ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے کی وجہ سے اور زیادہ نفاق سے کام لینا پڑا۔ حالانکہ دراصل اسلام کی شوکت ان کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ (۔۔) اگر تمہیں کوئی آرام پہنچتا ہے تو ان (منافقوں) کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے شریعت اسلامی آہستہ آہستہ نازل ہوئی پس جوں جوں احکام اور مسائل بڑھتے گئے۔ منافقوں کا نفاق بھی بڑھتا جاتا تھا۔ اور ان کی جلن اور گھبراہٹ اور بزدلی میں اضافہ ہوتا جاتا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔۔) یعنی جب کوئی محکم آیات نازل ہوتی ہیں اور ان میں لڑائی کا ذکر ہوتا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کہ کسی پر موت کی غشی طاری ہو۔

پہلی آیات میں کفار کی نسبت فرمایا تھا (۔۔) ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ اس آیت میں منافقوں کی نسبت فرمایا ہے (۔۔) یعنی ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ کافر کو خواہ کس قدر عذاب ملتا ہو وہ مقابلہ کر کے اپنے دل کا بخار نکال لیتا ہے۔ اور اس طرح بدلہ لینے سے جو انسان کو تسلی ہوتی ہے وہ اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر منافق بدبخت چونکہ اپنے اندرونے کو چھپاتا ہے اندر ہی اندر کڑھ کڑھ کر مرتا ہے۔ اس لئے منافق کی اس حالت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے (دردناک) عذاب کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ اسے دکھ کے ساتھ جلن کا مزا بھی چکھنا پڑتا ہے۔

لجنہ کالم

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء کے موقعہ پر دیگر امور کے علاوہ حضور نے فرمایا۔

اس کے بعد میں تحریک جدید کی طرف عورتوں کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ اس میں جو بات عورتوں کے ساتھ خاص طور پر تعلق رکھتی ہے وہ سادہ زندگی ہے۔ یعنی لباس زیور اور کھانے پینے میں سادگی۔ اس وقت ہندوستانیوں کی حالت نہایت گری ہوئی ہے سارے ملکوں کی دولت یورپ میں جا رہی ہے مسلمان بھی نہایت ذلت کی حالت میں ہیں ایک ہندوستانی کی بھی ایک ادنیٰ سے ادنیٰ انگریز کے سامنے کوئی ہستی ہی نہیں۔ ایک انگریز چوہڑا بھی اگر ہندوستان میں آجائے تو وہ عزت والا ہوتا ہے۔ مگر ہندوستانی کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ یہ اس لئے کہ انگریز حاکم ہے۔ اور ہندوستانی محکوم۔ اسی وجہ سے ہمارا ملک روز بروز کمزور ہو رہا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ بھی اپنی حالت کو آپ خراب کر رہے ہیں۔ وہ اپنے زیور اور مال و دولت سے ہی اپنے ملک کو کمزور کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ زمیندار لوگوں میں بے شک سادگی ہے مگر وہ اپنے بیاہوں شادیوں پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور ساری عمر اس کے سود سے نجات نہیں پا سکتے۔ ہمارے سامنے اس قسم کی زندہ مثال فیروز پور کے ایک شخص کی ہے جس نے شروع میں پچاس روپے قرض لئے مگر اس قرضہ کے سود در سود کے نتیجہ میں وہ لاکھوں کا مقروض ہو گیا۔ اسی طرح شہری لوگ بھی حد سے زیادہ اسراف کرتے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور آج پھر تمہاری توجہ اس طرف مبذول کرتا ہوں کہ بجائے قرضہ اٹھانے کے تم کیوں نہیں یہ کرتیں کہ پہلے بچا لیا کرو۔ تا تمہیں قرضہ لینے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ تم کہہ سکتی ہو کہ ہمارے پاس بچانے کے لئے کچھ نہیں۔ لیکن کیا جب تمہارے پاس کھانا کھانے کو چند پیسے نہیں ہوتے تو تم فاقہ کرتی ہو۔ نہیں بلکہ قرضہ لیتی ہو اور کھانے کا سامان کرتی ہو۔ تمہیں کہتا ہوں کہ تم فاقے کرو تا آئندہ تمہاری اولادیں تمہارے لئے دعا کریں۔ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ جمع کر سکتا ہے۔ اگر تم بھی کچھ نہ کچھ پس انداز کرتی جاؤ گی تو تمہارا خاوند بنئے کے پاس نہیں جائے گا۔ آخر خود ہی سوچو کہ تم کس لئے اپنی اولادوں کو مقروض بناتی ہو۔ چار پانچ روپے کے لئے۔ اور اس معمولی سی رقم کی وجہ سے تمہاری اولادیں اپنی ساری عمر غلامی میں بسر کرتی ہیں اور کہتی رہتی ہیں کہ خدا رحم کرے ہمارے دادا پر کہ اس نے دس ہزار روپیہ ہمارے سر چڑھا دیا۔ اور ساری عمر کے لئے بنئے کا غلام بنا دیا۔ اگر ان کی مائیں تھوڑا تھوڑا بھی جمع کرتی رہتیں اور اپنے نفس کو قابو میں رکھتیں۔ اور قرضہ نہ لیتیں تو غلامی سے نجات ہو جاتی۔

کفایت شعاری کسی قوم کے افراد کا پہلا اور اہم فرض ہے اور کفایت شعاری ہی وہ اصل ہے جس پر عمل کر کے کوئی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ تم اپنے خاوندوں کو اسراف سے روکو اور اپنے بچوں کو غلامی سے بچاؤ۔ پس کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے رہنا چاہیئے۔ اور کھانے اور پینے میں سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔

ایک کھانا کھانے سے ایک فائدہ تو

باقی صفحہ [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

محمد خان جونیجو اور آرڈیننس

سابق وزیر اعظم اور صدر مسلم لیگ پاکستان (جو اس وقت حکمران پارٹی ہے) محمد خان جونیجو نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان دو آرڈیننسوں کو واپس لے جو حال ہی میں جاری کئے گئے ہیں۔ اور جن کے ذریعے عدالت علیا کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ دہشت گردی کے مقدمات والی عدالتوں کے مقدمات کی ضمانت لیں یا مقررہ وقت گذر جانے پر از خود ضمانت ہو جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان آرڈیننسوں کی وجہ سے ملک بھر میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس لئے حکومت پر لازم ہے کہ وہ انہیں واپس لے۔

مسٹر محمد خان جونیجو نے کہا کہ وہ وزیر قانون چوہدری عبد الغفور سے بات کریں گے اور انہیں اس بات پر مائل کرنے کی کوشش کریں گے کہ ان آرڈیننسوں پر نظر ثانی کی جائے۔

مسٹر جونیجو سے پوچھا گیا کہ کیا ان آرڈیننسوں کی وجہ سے حکومت اور حزب اختلاف کا فاصلہ بڑھ نہیں جائے گا تو انہوں نے کہا کہ یہ صرف حزب اختلاف کی سر دردی نہیں ہے یہ آرڈیننسز سب کے لئے ہیں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا وہ چاہتے ہیں کہ حزب اختلاف اور حکومت کے آپس میں گفت و شنید ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کے خلاف نہیں ہیں بلکہ اس سلسلے میں وہ اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ تاکہ یہ گفتگو شروع ہو سکے اور اس کے بہتر نتائج نکلیں

ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دوستوں سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں جس کا اصل مقصد یہ ہے کہ حزب اختلاف اور حکومت کے تعلقات بہتر ہو سکیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس کے نتائج خوشگوار نکلیں گے۔

نئی تعلیمی پالیسی

سوموار کے روز انٹرنیشنل ایجوکیشن کانفرنس کو پنجاب کے وزیر تعلیم بیرسٹر عثمان ابراہیم نے بتایا کہ حکومت کی تعلیم کے متعلق نئی پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ناخواندگی کو دور کیا جائے۔ اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو محب وطن بنایا جائے اور ان باتوں کے لئے مذہب کی بنیادی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔ آپ تنظیم اساتذہ پاکستان کی ایک تقریب پر بطور چیف گیسٹ خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا البتہ یہ بات ذہن میں رکھنے والی ہے کہ جو ہدف اس تعلیمی پالیسی نے مقرر کئے ہیں۔ وہ اساتذہ کے تعاون کے بغیر حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ اس اجلاس کی صدارت سینیٹر پروفیسر خورشید احمد نے کی۔ اور اس موقعہ پر ڈاکٹر طیب زین العابدین جن کا تعلق سوڈان سے ہے ڈاکٹر عطاء اللہ لوگا ڈان گویانسک جن کا تعلق پولینڈ سے ہے۔ ڈاکٹر خالد ہنداوی جن کا تعلق شام سے ہے اور ڈاکٹر مراد علی جن کا تعلق پشاور سے ہے نے بھی تقریب سے خطاب کیا۔

بیرسٹر عثمان ابراہیم نے کہا کہ سماج کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کو بامعنی تعلیم سے آراستہ کرے۔ مواقع پیدا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن اساتذہ سے یہ توقع رکھنی چاہیئے کہ وہ ان پروگراموں پر پوری طرح دل و جان سے عمل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نئی پالیسی کے ماتحت جہاں تک تعلیم کے بجٹ کا تعلق ہے اسے اس لئے بڑھا دیا جائے گا کہ زیادہ پرائمری سکول کھولے جا سکیں اور اساتذہ کو مختلف قسم کی سہولتیں جن میں تربیت کی سہولت بھی ہے مہیا کی جائیں انہوں نے کہا کہ ایک نجی سیکٹر کی یونیورسٹی قائم کرنے سے اور بیرونی یونیورسٹیوں کے تحتی کیمپس ملک میں شروع کرنے سے یونیورسٹیوں پر جو اس وقت تعلیم کا بوجھ ہے وہ کم ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے معاملات کو بہتر طریق پر نبھا سکیں گے۔

جنرل کولن پاول

ایک یہودی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جنرل کولن پاول نے اتوار کے روز اسرائیلیوں کے اس اقدام کو کہ انہوں نے سینکڑوں مسلمانوں کو ملک بدر کر دیا ہے مذمت کی نظر سے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اس بات کی تشویش ہے اور اس تشویش کی بنیاد یہ ہے کہ اسرائیلیوں کے خلاف انتہا پسندانہ تشدد کی کارروائیاں کی گئی ہیں۔ لیکن اس تشدد کے مقابلے میں تشدد اور لوگوں کو ملک بدر کر دینا ایسی باتیں نہیں ہیں۔ جنہیں پہلے تشدد کا صحیح جواب سمجھا جائے جنرل پاول یشوعاہ یونیورسٹی کی کانووکیشن کے موقع پر والڈورف اسٹوریا ہوٹل میں خطاب کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر جنرل موصوف کو یہودی یونیورسٹی نے اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلہ میں جو اجلاس ہوتے ہیں ان میں خاصی مثبت تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن اسکے باوجود گفت و شنید کرنے والوں کو ابھی ایک لمبا راستہ طے کرنا ہے۔ اسلئے کہ ابھی تو وہاں تشدد بھی جاری ہے اور لوگوں کو ملک بدر بھی کیا جا رہا ہے۔ اور یہ باتیں قیام امن کے سلسلہ میں گفت و شنید کو پیچھے کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔ ایک فلسطینی نمائندے نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ملک بدر کرنیوالوں کو واپس نہ کیا گیا۔ تو وہ قیام امن کی کوششوں سے قطع تعلق کر لیں گے۔ لیکن پاول اپنی جگہ پر اس بات سے پُر امید ہیں کہ گفت و شنید جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں ناامید نہیں ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ گفت و شنید کرنے والوں نے سنجیدگی کے ساتھ ایک دوسرے کی بات سنی ہے۔

پولینڈ سے ٹینک

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ پولینڈ کے ساتھ اگلے مہینے پاکستان کا ایک معاہدہ طے پا جائے گا۔ جسکے نتیجہ میں پولینڈ پاکستان کو ۷۲-T ٹینک ۳۰۰ کی تعداد میں فروخت کرے گا۔ اور ان کی قیمت آہستہ آہستہ اقساط میں وصول کرے گا۔ پولینڈ کی دفاعی مہارت کی ایک ٹیم جنوری کے آخری ہفتے میں پاکستان آنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاکہ وہ اس معاہدے کے متعلق آخری امور طے کر سکیں۔ اگرچہ اصولی طور پر تو یہ بات طے پا گئی ہے۔ لیکن بہر حال اس کے پوری طرح عمل میں آنے کے لئے کچھ وقت انتظار کرنا پڑے گا۔ یہ بات پاکستان کے آرمی چیف جنرل آصف نواز جنجوعہ نے گذشتہ روز بتائی۔ کہا جاتا ہے کہ پولینڈ نے اس بات کی گارنٹی دی ہے کہ ان ٹینکوں کے سپیئر پارٹس باقاعدگی کے ساتھ دئے جاتے رہیں گے اور اسی طرح تیکنیکی مہارت بھی منتقل کی جائے گی۔ جب سے امریکہ سے فوجی سامان ملنا بند ہوا ہے پاکستان کو ان چیزوں کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ پاکستان نے پولینڈ کی طرف اس لئے رخ کیا ہے کہ اس سے پہلے روس کے پاس جو معاہدے تھے ان میں کچھ گڑبڑ ہو گئی۔ روس کا مطالبہ یہ تھا کہ ساری قیمت کیش میں ادا کی جائے اور فوری طور پر ادا کی جائے۔ لیکن پولینڈ نے کہا ہے کہ وہ ٹینکوں کی قیمت بالاقساط وصول کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگرچہ یہ سامان کے بدلے سامان کی کیفیت تو نہیں ہے۔ لیکن کچھ حصہ اس طرح بھی ادا کیا جائے گا۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ روس کے ساتھ ایف یو ۲۷ اور مگ ۲۹ ائیر کرافٹ کے سلسلے میں گفت و شنید جاری رہے گی۔ اگلے ماہ پھر پاکستانی وفد روس کا دورہ کرے گا۔ دونوں ممالک میں اس بات پر بھی غور ہو رہا ہے کہ اگلے سال اپریل میں پاکستان کے وزیر اعظم روس کا دورہ کریں اس موقعہ پر روسی جہازوں کی خرید کا معاملہ آخری منازل میں ہو گا اور یہ توقع ہے کہ وزیر اعظم کے اس دورہ کے دوران اس معاہدہ پر دستخط ہو جائیں۔

گذشتہ جمعرات کے روز آرمی چیف جنرل آصف نواز جنجوعہ نے صدر مملکت غلام اسحاق خان سے ملاقات کی اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پولینڈ کے دورہ کی تفصیلات سے صدر مملکت کو مطلع کیا۔

پاکستان / بھارت

بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے ناخوشگوار تعلقات میں بہتری پیدا کرنے کے لئے پاکستان آگے بڑھ کر بھارت سے گفت و شنید کرے گا۔ ڈھاکہ میں جنوری میں جو سارک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس موقعہ پر پاکستان کے وزیر اعظم اور بھارت کے وزیر اعظم کی ایک خصوصی میٹنگ منعقد کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مسٹر ریاض کھوکھر جو بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر ہیں پاکستان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں حکام سے گفت و شنید کے بعد واپس جانے سے پہلے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ کشمکش خدا نے چاہا تو کم ہو جائے گی۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ مسٹر کھوکھر پاکستان واپس آنے والے ہیں تاکہ وہ اپنی تجویز کے بھارتی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

غالباً ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے احباب سے مشورہ طلب فرمایا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو قائم کرنے کی جو غرض تھی اسے یہ مدرسہ پورا کر رہا ہے کہ نہیں۔ اس پر مدرسہ کی انتظامیہ نے بعض مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مدرسہ کو توڑ دینے کا مشورہ دیا اور اس پر بڑا اصرار کیا۔ باوجود اس کے کہ اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) کی عمر صرف ۱۶ برس تھی۔ آپ کی رائے بڑی عمر کے صاحب تجربہ منتظمین کی نسبت زیادہ پختہ اور باوزن ثابت ہوئی۔ آپ نے اس بات کی بڑے مؤثر رنگ میں وکالت فرمائی کہ یہ مدرسہ بہرحال قائم رہنا چاہیئے مشکلات پر دوسرے ذرائع سے قابو پایا جا سکتا ہے۔ آپ کے اس مؤقف پر آپ کی مخالف رائے رکھنے والے بعض دوستوں نے آپ کو انگریزیت کا دلدادہ ہونے کا طعنہ بھی دیا۔ لیکن آپ اپنی رائے کی اصابت پر مصر رہے چونکہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے کی رائے بھی آپ ہی کے موافق تھی لہٰذا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان دونوں کی رائے کو ترجیح دی اور بعض تبدیلیوں کے ساتھ مدرسہ تعلیم الاسلام کو قائم رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔

(الفضل یکم مئی ۱۹۲۸ء)

انہی دنوں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد بھی پڑی۔ اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ ۱۹۰۵ء میں سلسلہ کے دو زبردست عالم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی وفات پا گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ان کی وفات کا دوہرا صدمہ پہنچا کچھ تو اس لئے کہ یہ دونوں اپنے تقویٰ علم و فضل اور (دین حق) کے لئے ہمہ تن جاں نثاری میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ اور کچھ اس لئے کہ اتنے بلند پایہ علماء کی وفات سے ایک ایسا علمی خلاء پیدا ہوا جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس پہلو سے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جماعت میں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں۔ مگر افسوس جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق فرمایا مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر بھی رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب علم بننے تھے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ دین کے خادم پیدا ہوں۔ چنانچہ تعلیم دین کی اس کمی کے پیش نظر آپ نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ جماعت میں قادر الکلام اور خدمت دین کرنے والے علماء پیدا کرنے کا کوئی مستقل انتظام ہونا چاہیئے اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہونی چاہیئے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں۔ حضور نے اس کے لئے احباب سے مشورہ کیا اور آخر طے پایا کہ فی الحال مدرسہ تعلیم الاسلام کی نگرانی میں ہی دینیات کی ایک شاخ کھول دی جائے چنانچہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ شاخ کھل گئی اور اس طرح اس کلاس کے اجراء سے پہلی دفعہ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۳)

حضرت امام جماعت الاوّل نے اپنے دورِ امامت کے آغاز ہی میں بشدت یہ محسوس فرمایا کہ چونکہ مدرسہ کے قیام سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اوّلین خواہش یہ تھی کہ اعلیٰ پایہ کے علمائے ربانی پیدا ہوں اور اس وجہ سے دینی علوم کی ترویج کے لئے ایک الگ شاخ تعلیم الاسلام سکول میں قائم کی گئی تھی۔ لہٰذا اس غرض کو باحسن پورا کرنے کے لئے ایک باقاعدہ علیحدہ درسگاہ کا قیام زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس غرض سے آپ نے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی جو حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب پر مشتمل تھی۔ اس سب کمیٹی کے سپرد اس نئے دینی مدرسہ کے لئے قواعد و ضوابط اور لائحہ عمل تجویز کرنے کے علاوہ جملہ اخراجات کے لئے روپے کا انتظام کرنا بھی تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور بعض دوسرے احباب نے حضور کی اس تجویز کو پورے زور اور بڑی وضاحت کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش کیا اور لکھا کہ یہ مدرسہ دنیا میں اشاعتِ دینِ حق کا ایک بھاری ذریعہ ہوگا۔ اور اس کے چلانے کے لئے موزوں عمارت اور بہترین لائبریری کا ہونا ضروری ہے۔

بخارا عجائبات کا گھر

جب ہم تاشقند سے بخارا جانے والے ہوائی جہاز پر سوار ہوئے تو ہمارے ہم سفر ازبک اور کرالپاک باشندے تھے۔ جو اپنی رنگین قبائیں اور پگڑیاں پہنے ہوئے تھے۔ یہ لوگ ہوائی جہاز کا سفر کرنے کے عادی تھے کیوں کہ ہوائی جہاز کا کرایہ ٹرین کے کرائے سے کچھ ہی زیادہ ہے ہم بخارا ہوائی اڈے سے ہوٹل پہنچے وہاں غسل کیا اور پھر قدیم عمارتیں دیکھنے چلے گئے جن میں سے کئی صدیوں پرانی ہیں۔

بخارا۔ عجائبات کے شہر" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ غالباً واحد مقام ہے جہاں نویں صدی سے اس عہد تک فن تعمیر کی یادگاریں موجود ہیں۔ یہاں گزشتہ مسلم عہد کی ۳۴۵ یادگاریں ہیں۔ ہم شہر کے پرانے حصے میں پہنچے جہاں تنگ گلیوں میں زرد کچی اینٹوں کے مکان بنے ہوئے ہیں۔ ان مکانوں کی تمام کھڑکیوں کا رخ ان کے صحنوں کی طرف تھا کیونکہ قدیم ترین روایات کے مطابق عورتوں کو اجنبی لوگوں کی نگاہوں سے سختی سے بچایا جاتا تھا۔ عورتوں اور بچوں کی سیاہ آنکھیں ہم پر جم گئیں۔ ایک موڑ کے بعد ہم ایک پر رونق بازار میں آ گئے۔ جہاں ہر شخص ریفریجریٹر سے لے کر مشرق کی مشہور مٹھائیوں تک سب کچھ خرید سکتا تھا۔ ہم ایک چائے خانے میں داخل ہوئے۔ یہ ایک کشادہ ہال تھا۔ جہاں میزیں کرسیاں نہیں تھیں بلکہ لوگ جوتے اتار کر صوفوں پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ ہمارے لئے بغیر چینی کی سبز چائے لائی گئی

چائے کی چسکی لیتے اور اپنے ساتھیوں سے بات کرتے ہوئے ہم نے اپنے آپ کو بخارا کا باشندہ محسوس کیا۔

چار مقصدی مینار

ایک سڑک سے گزر کر ہم ایک چوک پر پہنچے۔ جس کے وسط میں ایک مینار تھا ہم اس کی شاندار عمارت کو دیکھ کر مبہوت رہ گئے۔ نیچے سے اوپر تک ساری سطح منقش اور پکی اینٹوں سے ڈھکی ہوئی تھی جس پر رنگوں کا حسین امتزاج نمایاں تھا۔ یہ مینار بارھویں صدی میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اور اس سے ایک ساتھ چار مقصد پورے ہوتے تھے۔

— مؤذن اس کی بلند چوٹی سے اذان دیتا تھا۔

— یہ ریگستان سے گزرنے والے قافلوں کے لئے سمتوں کے تعین کا کام دیتا تھا۔

— وحشی خانہ بدوشوں کے اچانک حملوں سے حفاظت کے لئے اس سے نگران چوکی کا کام بھی لیا جاتا تھا اور

— امیروں کے عہد میں یہ سزا دینے کا مقام بھی تھا۔ ملزم کو مینار سے نیچے پھینک دیا جاتا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ خلیفہ نے جن تین معماروں کو اس کی تعمیر کا حکم دیا تھا انہوں نے اس کی بنیاد رکھی اور پھر غائب ہو گئے۔ دو تین سال بعد ظاہر ہوئے خلیفہ نے ان کے اچانک غائب ہو جانے پر غصہ کا اظہار کیا اور جواب طلب کیا تو انہوں نے کہا کہ : بخارا کے نیچے یکے بعد دیگرے بیس شہر دبے ہوئے ہیں جو ریگستان کی ریت سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ ہمیں اس مینار کی بنیاد رکھنے میں تین سال صرف ہو گئے۔

اسماعیل سیمانی کا مقبرہ

اسماعیل سیمانی کا مقبرہ شہر کی عمارت سازی کا ایک اور عجوبہ ہے۔ یہ تقریباً مکعب اور مختلف سائزوں کی پکی اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔ مقبرہ کی چھت گنبد نما ہے جو آٹھ محرابوں پر قائم ہے اس کی دیواروں پر خوبصورت نقاشی کی گئی ہے۔ دو گھنٹے کی سیر کے بعد ہم واپس اپنے ہوٹل پہنچے اور تھوڑے ہی وقفے کے بعد گائیڈ کے ساتھ ایک اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ اس بار ہم نفاست اور خوبصورتی کے ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں چار پانچ منزلہ عمارتیں بنی ہوئی تھیں اور جن میں تمام سہولتیں موجود تھیں۔ ہم نے ایک بات خاص طور پر محسوس کی کہ ہر فلیٹ میں تین نلکے تھے۔

— ایک کمرے کے درجہ حرارت کے مطابق پانی فراہم کرتا۔

— دوسرے سے گرم اور تیسرے سے ٹھنڈا پانی حاصل کیا جاتا۔ جو طویل موسم گرما کے دوران انتہائی آرام دہ ہوتے ہیں۔

"بخارا میں قدیم و جدید عجائبات ہر قدم پر اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ نظر آتے ہیں۔"

(ہفت روزہ لاہور ۱۲ دسمبر ۱۹۹۲ء)

والدین وقفِ نَو کے لٹریچر سے خوب متنبہ رہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اپنے بچوں کو جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں اس کے متعلق خوب متنبہ رہیں کہ اگر غلط لٹریچر بچپن میں پڑھایا گیا تو اس کے بد اثرات بعض دفعہ موت تک ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ اور اگر اچھا لٹریچر پڑھایا جائے تو اس کے نیک اثرات بھی بہت شاندار نتائج پیدا کرتے ہیں اور انسانوں کی زندگیاں سنوار دیا کرتے ہیں۔" (خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد افضل

تعلیمی انحطاط

الفضل سے میں کچھ روز تعلیمی انحطاط کی بات ہوتی رہی ۔ یہ موضوع ایسا ہے جس پر ایک اچھا خاصا مضمون سپرد قلم کیا جا سکتا ہے بلکہ ایک کتابچہ تحریر کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اس وقت فقط دو باتوں کی نشاندہی کی جائے گی ۔ تعلیمی انحطاط ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض طالب علم ڈھیروں نمبر لے رہے ہیں ۔ کہیں کہیں ریکارڈ بھی ٹوٹ رہے ہیں ۔ لیکن اکثر یہ ذکر بھی رہتا ہے کہ ان نمبروں میں دیگر اشیاء کی طرح بھی خاصی ملاوٹ ہے ۔ آج جب کہ خالص اشیاء ہمارے ملک سے عنقا ہو رہی ہیں تو پھر بھلا امتحانی نمبر کیسے خالص ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے یہاں بھی ملاوٹ موجود ہے ۔ مگر یہ فقط ملاوٹ ہی سے نہیں کہلائے گی بلکہ گراوٹ ۔ کیونکہ تعلیم میں ملاوٹ اخلاقی پستی کی انتہائی شکل ہے ۔ مگر اس وقت موضوع یہ نہیں ہے کہ اتنے بہت سے نمبر کیسے لئے جاتے ہیں ۔ دینے والے کون ہیں ۔ اندراج کرنے والے کون ؟ اس وقت تو بات ہو رہی ہے تعلیمی انحطاط کی وجوہ تلاش کرنے کی ۔ اس ضمن میں ایک خبر ملاحظہ کیجئے جو کہ اخبارات کی شہ سرخیوں نے چند ہی روز قبل بڑے زور دار طریق سے پیش کی ۔ خبر یہ تھی کہ محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی بھرتی ۷۵ فیصد سفارش پر مبنی ہوگی اور ۲۵ فیصد میرٹ پر ۔ یہ ایک چونکا دینے والی خبر تھی ۔ تعلیم کی دنیا میں ایک انوکھا تجربہ ۔ مغربی ممالک میں لوگ شب و روز تعلیم کی نوک پلک درست کرنے کے لئے سوچتے بھی ہیں ۔ ریسرچ بھی کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں نت نئے تجربات بھی کرتے ہیں ۔ لیکن شائد ہی کوئی ملک ایسا ہو جس نے اتنا انوکھا ۔ اتنا عجیب و غریب تعلیمی تجربہ کیا ہو ۔ ہم ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ میرٹ گیا بھاڑ میں ہم تو اساتذہ لیں گے ۔ سفارش کی بناء پر ۔ اور سفارشی استاد کیسے ہوں گے یقیناً وہی جن کے دامن تعلیمی اور علمی لحاظ سے تہی ہوں گے وہ دندناتے ہوئے اساتذہ کی قابل تعظیم بلند کرسی پر براجمان ہو جائیں گے ۔ اور اگر پہلے تعلیم تنزل کی طرف جا رہی ہے تو اب اندھے کنوئیں میں گر جائے گی ۔ کیونکہ جب اساتذہ ایسے ہوں گے جنہوں نے امتحان میں نہ اچھی ڈویژن لی ہو گی نہ حقیقتاً "علم کے نور سے منور ہوئے ہوں گے تو ایسے اندھیرے کیا روشنی دے سکتے ہیں وہ تو اندھیروں میں ہی اضافہ کریں گے ۔ اور درسگاہیں اندھیر نگری بن جائیں گی ۔ پھر اس میں قابل غور امر یہ بھی ہے کہ سفارش کس طرح سے حاصل کی جائے گی ۔ سفارشی یا تو کسی بڑے آدمی کے عزیز یا قریبی ہوں گے یا پھر ان سے روپے کی چمک دمک سے تعلق قائم کریں گے اور جب بنیاد ہی کج ہو تو عمارت خواہ ثریا تک پہنچ جائے وہ تو کج ہی رہے گی ۔ پاکستان کا یہ انوکھا اور نرالا تجربہ یقیناً باہر کی تعلیمی دنیا کے لئے حیران کن ہوگا ۔ بہرحال اس خبر نے تعلیمی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ۔ ارباب اختیار نے بھی اس کی قباحتوں پر غور کیا اور اب معلوم ہوتا ہے کہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت شاید بلا ٹل گئی ہے ۔ مگر بات یقینی نہیں ۔ ایک اور خبر ملاحظہ کیجئے ۔ ایک ضلع میں بظاہر میرٹ پر اساتذہ کا تقرر کیا گیا ۔ مگر چند روز کے بعد ہی کسی دباؤ کے زیر اثر سب تقرریاں کالعدم قرار دے دی گئیں ۔ میرٹ والے گھر بھیج دیئے گئے ۔ اور پھر جگہیں ان کے لئے خالی ہو گئیں جن کے پاس نمبر تو نہیں مگر الہ دین کا چراغ موجود ہے ۔ یعنی اعلان واپس بھی لیا گیا پالیسی تبدیل بھی کی گئی مگر عملاً وہی ہو گا جو پہلے چاہا گیا تھا ۔ اور اگر پھر ایسے ہی ہوا تو کیا ہمیں تعلیمی انحطاط پر متفکر ہونا چاہیئے ؟ جب کہ ہم خود ہی اس کا اہتمام کر رہے ہیں ۔ تو پھر پریشانی کس بات کی ۔ حقیقت یہ ہے کہ پرائمری سکول ہی تعلیم کی بنیاد ہیں اور اگر وہیں بچوں کو اچھے اساتذہ سے محروم کر دیا گیا تو پھر کیا توقع کی جا سکتی ہے ؟

یہ تو ہم نے دیکھ لیا کہ ہم استاد کیسے لانا چاہتے ہیں اب یہ دیکھیں کہ ہم تعلیم کو دیتے کیا ہیں ؟ یعنی اس کے لئے کتنے فنڈ مختص کئے جا رہے ہیں ۔ کہتے ہیں جتنا گڑ ڈالیں گے اتنا ہی میٹھا ہو گا ۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم گڑ کتنا ڈال رہے ہیں ۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ کیا گاڑی میں پٹرول اتنا ہے کہ وہ متعین کردہ منزل تک پہنچ سکے گی ۔ ہماری خواہش تو رہی ہے اور بعض سیاسی جماعتوں کے منشور میں بھی یہ بات شامل رہی کہ تعلیم پر G.N.P کا کم از کم ۳ فیصد خرچ ہونا چاہیئے ۔ (اقوام متحدہ کی سفارش کے مطابق تو ۴ فیصد ہونا چاہیئے) مگر بات "چاہیئے" تک ہی محدود ہو کے رہ جاتی ہے اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ایشیا کے ۲۸ ملکوں میں سے پاکستان اس لحاظ سے ستائیسویں نمبر پر ہے ۔ شکر ہے کہ ہم آخری نمبر پر نہیں ۔ مگر یہ نہ مقام شکر ہے نہ باعث فخر ہے ۔ یہ تو جھوٹی تسلی ہوگی جو ہماری شرمندگی کو مٹا نہیں سکتی ۔ دراصل ہم حقائق سے آنکھیں چار کرتے ہوئے ہم شرماتے ہیں ۔ مگر ان سے آنکھیں بند بھی تو نہیں کی جا سکتیں ۔ اب ملاحظہ کیجئے کہ ہم نے تعلیم کو کیا دیا اور کیا دینے کے ارادے ہیں ۔

تعلیم کی مالیاتی امداد کی کہانی دلچسپ تو ضرور ہے مگر حوصلہ افزاء نہیں ۔ ۸۵ ۔ ۱۹۸۴ء میں G.N.P کا ۲ء۴۰ فیصد حصہ تعلیم کے لئے مختص کیا گیا ۔ یہ ایک خوش کن امر تھا ۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم پر کسی کو پیار آ گیا اور اسے پہلے سے ایک مٹھی زائد ادا کر دی گئی ۔ مگر ہم مستقل مزاجی کا اظہار نہ کر سکے ۔ اور ۹۰ ۔ ۱۹۸۹ء میں محبت کی وہ ہلکی سی لہر ختم ہو چکی تھی اور اب کے تعلیم کے حصہ میں فقط ۲ء۱۷ فیصد آیا ۔ یہ سوتیلی ماں کا سا سلوک بعض حلقوں میں پسند نہ کیا گیا ۔ اور ۹۲ ۔ ۱۹۹۱ء میں ہم پھر ۲ء۳۰ فیصد تک پہنچ گئے ۔ اب نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ ڈرافٹ پالیسی سے یہ نوید ملی کہ تعلیم کو ۳ء۰۰ فیصد تک حصہ مل جائے گا ۔ مگر جب اعداد و شمار پہ نظر پڑی تو خاصی مایوسی ہوئی ۔ ان کے مطابق ۹۳ ۔ ۱۹۹۲ء میں ۲ء۶۱ فیصد سے شروع ہو کے ہم تدریجاً گھٹتے گھٹتے ۲۰۰۰ء تک ۲ء۴۹ فیصد تک پہنچ جائیں گے ۔ گویا ترقی معکوس کی پلاننگ کی گئی ہے جو یقیناً افسوسناک ہے مگر اس بات کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ ماضی میں بھی تعلیم کے لئے زیادہ رقوم مہیا کرنے کی کوششیں کی گئیں ۔ مثلاً ۱۹۸۵ء میں سب درآمدی سامان پر ۵ فیصد اقراء ٹیکس لگا دیا گیا ۔ مقصد اس سے یہ تھا کہ جتنی آمدنی ہو وہ تعلیم پر خرچ کی جائے ۔ مگر یہ خواہش خواہش کی حد تک ہی محدود رہی ۔ روپیہ آیا تو اس کے سمیٹنے والے بھی آن موجود ہوئے ۔ کئی لوگوں کی رال ٹپک پڑی اس لئے اس کے حصے بخرے ہو گئے اور بیچاری تعلیم اپنے تھوڑے سے حصے پر قانع ہو کے بڑے بڑوں کا منہ دیکھتی رہ گئی ۔ اس فنڈ میں ۱۳ء۸ بلین روپے اکٹھے ہو چکے ہیں مگر ان میں سے تعلیم پر تقریباً آدھے ہی خرچ ہوئے ہیں ۔ باقی کے لئے اور دعویدار پہنچ گئے ۔ چلئے اگر نئے سکول نہ بن سکے ۔ سکولوں کی حالت بہتر نہ ہو گی تو تعلیم سے کچھ لوگ یا محکمے کسی رنگ میں فیض یاب تو ہوئے ۔ تعلیم نے اپنی تہی دامنی کے باوجود دوسروں کو کچھ تو دیا ۔ مگر ..... چلئے چھوڑیئے اب "مگر" کا ذکر کہاں تک کیا جائے ۔

الغرض جب ہم تعلیمی انحطاط کی بات کرتے ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ آیا ہم اس کے تدارک کے لئے کوشاں ہیں ؟ کیا ہم سنجیدہ ہیں ؟ کیا ہم دیانتداری سے ایسی صورتحال میں تبدیلی کے لئے سعی کر رہے ہیں ؟ حقائق ان باتوں کی تائید کرتے ہوئے نظر نہیں آتے اس لئے تعلیمی انحطاط ہے اور رہے گا ۔

واقفین بچوں کے اخلاق پر خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"پس واقفین بچوں کے اخلاق پر خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے انہیں خوش اخلاق بنانا چاہیئے ۔ ایک تو اخلاق کا لفظ ہے جو گہرے خصائل سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق پہلے بھی کئی دفعہ بات کر چکا ہوں ۔ ایک اخلاق کا معنی عرف عام میں انسان کی میل جول کی اس صلاحیت کو کہتے ہیں جس سے وہ دشمنی کم بناتا ہے اور دوست زیادہ ۔ کوئی بد مزاج انسان اچھا واقف زندگی ثابت نہیں ہو سکتا اور کوئی خشک مزاج انسان ملاں تو کہلا سکتا ہے سچے معنوں میں روحانی انسان نہیں بن سکتا ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم محمود اقبال خان صاحب ابن مکرم ظفر اقبال خان صاحب ربوہ کی تقریب شادی مورخہ ۷۔ جنوری ۱۹۹۳ء کو ہمراہ محترمہ رضوانہ شاہین صاحبہ بنت مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ۷ نومبر ۹۲ء کو پڑھایا تھا۔ مکرم ظفر اقبال خان صاحب نے ۸ جنوری ۹۳ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جسمیں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

○ مکرم فرید احمد خرم صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کاہلوں ربوہ کی شادی مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۲ء کو محترمہ مقدس بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری نواب دین صاحب تہال ضلع گجرات سے انجام پائی۔

بارات مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۲ء کو تہال پہنچی۔ مؤرخہ ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء کو مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کاہلوں کی طرف سے دارالصدر شمالی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دعوت ولیمہ کے اختتام پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کاہلوں نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(دین محمد صاحب شاہد بابت ترکہ قاری محمد امین صاحب)۔

مکرم مولوی دین صاحب شاہد مکان نمبر ۲/۲۰ دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خسر مکرم قاری محمد امین صاحب آف دارالصدر شمالی ربوہ بقضائے الٰہی اکتوبر ۱۹۹۰ء میں وفات پاگئے تھے۔ درخواست ہے کہ ان کی امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ۱۸۰۲/ ۱۰۲-۱۶۵ میں جمع شدہ رقم مبلغ ۱۱۷۰/۴۹ روپے موصوف کی بیوہ کو ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا جائے نیز مکان ۲/۲۰ دارالصدر شمالی ربوہ میں سے ان کا حصہ ایک کنال، ان کے ورثاء کی رضامندی کے مطابق مکرم قاری صاحب کی بیوہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اور ان کی بیٹی محترمہ بشریٰ ثریا صاحبہ کے نام بحصہ مساوی منتقل کرنے کا حکم دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم محمد نصیر اظہر صاحب (بیٹا)
۳۔ " محمد امیر خالد صاحب (")
۴۔ " محمد بشیر طارق صاحب (")
۵۔ " محمد سفیر صاحب (")
۶۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
۷۔ " امۃ النصیر صاحبہ (")
۸۔ " بشریٰ ثریا شاہدہ صاحبہ (")
۹۔ " خالدہ بیگم صاحبہ (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی اور پلاٹ کی منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بقیہ صـ ۱

ہے "انتہائی نگہداشت" کے وارڈ میں انکوبیٹر میں رکھا ہوا ہے۔ اور ڈرپ لگی ہوئی ہے۔ حالت تشویشناک ہے، نومولود کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

پچھلے سال عزیز کے ہاں گیمبیا میں پہلی بچی پیدا ہوئی تھی جو کچھ گھنٹے زندہ رہنے کے بعد وفات پاگئی تھی۔

عطیہ خون
خدمت بھی عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ: صـ ۳

یہ ہوگا کہ امیر و غریب آپس میں مل بیٹھیں گے اور امارت و غربت کا امتیاز مٹ جائے گا۔ دوسرا اس کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کھانا کھانے سے انسان کی صحت اچھی رہتی ہے۔ زیادہ کھانا کھانے سے ایک یہ نقصان ہوتا ہے کہ معدے کمزور ہو جاتے ہیں پیچش اور کس کی شکایت رہتی ہے۔ ایسے لوگ نہ تو (نماز) پڑھ سکتے ہیں نہ روزہ رکھ سکتے ہیں۔ کھانوں کے شوقین (نمازوں) میں بھی مرغن کباب اور متنجن کے خواب ہی دیکھتے رہتے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں سادہ زندگی میں ایسی لذت ہے کہ عبادتوں میں بھی ایک لذت محسوس ہوتی ہے۔

ایک صوفی صاحب سے جب پوچھا گیا کہ خدا کس طرح مل سکتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے سے۔ یہ تین چیزیں خدا سے ملاتی ہیں۔ پس تحریک جدید جو ہے وہ کم خوردن پر زور دیتی ہے سادہ زندگی اختیار کرنے سے تم شوربہ پکاؤ گی تو تم آسانی سے دو اور غریبوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلا سکو گی۔ اس طرح تمہارا دل بھی خوش ہو جائے گا اور غریب کا دل خوش کرنے سے تو خدا تعالیٰ بھی خوش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم کھانوں میں کمی کرو گی تو تمہاری دعوتیں وسیع ہو جائیں گی اور روپیہ بھی کم خرچ ہوگا۔ جو روپیہ بچے گا تم اپنے بچوں کی تعلیم پر خرچ کر سکو گی۔ اور تم چندے بھی دے سکو گی۔ اور دوسرے دینی مشاغل میں بھی وہ بچایا ہوا روپیہ صرف کر سکو گی، اگر امیر عورتیں ایسی عادت ڈالیں تو وہ اپنے خاوندوں کو بھی سدھار سکتی ہیں اور میں نے کئی ایسی مثالیں دیکھی ہیں جہاں عورتوں نے مردوں کو سدھارا اور انہوں نے اپنے خاوندوں کو بھی مخلص بنا دیا۔ وہ چونکہ خود سادہ زندگی بسر کرتی تھیں اس لئے انہوں نے اپنے خاوندوں کو بھی ایسا بنا دیا۔

پس تحریک جدید میں عورتوں کا بہت بڑا دخل ہے تم اقتصادی طور پر اپنے خاوندوں کی مدد کرو۔ سادہ خوراک اور سادہ کھانے کی عادت ڈالو۔ جو عورت زیور سے خوش ہو جاتی ہے وہ بڑے کام نہیں کر سکتی۔ پس سادہ کھانا کھاؤ سادہ کپڑے پہنو اور مساوات قائم کرو۔ ورنہ خدا تعالیٰ خود تمہارے اندر مساوات قائم کر دے گا۔ آج کل خدا تعالیٰ ایک نئی بادشاہت قائم کرنا چاہتا ہے۔ نئی بادشاہت میں امیر غریب ہو جائیں گے اور غریب امیر جو مصیبت امیر اپنے اوپر عائد کریں گے اس کا کوئی دوسرا ذمہ دار نہ ہوگا بلکہ وہی خود ذمہ دار ہوں گے۔ اگر تم دنیا میں سکھ حاصل کرنا چاہتی ہو اور خدا کو بھی خوش کرنا چاہتی ہو تو اپنے مالوں میں سے غریبوں کو بھی حصہ دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گی تو وہ دن نزدیک ہیں کہ خدا خود اس کا انتظام کرے۔ تم ان دنوں کا انتظار مت کرو۔ بلکہ خود ہی ثواب اٹھاؤ۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ کرو گی اور دنیا کے لئے اپنے آپ کو ایک نمونہ بناؤ گی۔

باتصویر' احمدی جنتری ۱۹۹۳
مرتب۔ شیخ عبدالماجد
ضخامت ۶۰ صفحات۔ قیمت ۱۰/
جمعہ کے روز' اپنے بیت الذکر کے بک سٹال سے یا شیخ عبدالماجد۔ احمد شاہ سٹریٹ ۔ پیج پیر روڈ۔ مزنگ۔ لاہور

بقیہ: صـ ۴

ردّ عمل سے پاکستانی حکومت کو آگاہ کر سکیں اگرچہ یہ بات یقینی ہے کہ دونوں کی ملاقات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

پاکستان اور بھارت کے تعلقات ویسے تو پہلے بھی زیادہ اچھے نہیں تھے۔ لیکن بابری مسجد کے انہدام کے بعد اور اسی طرح پاکستان میں ہندوؤں کے مندروں کے گرائے جانے کی وجہ سے حالات مزید خراب ہو گئے ہیں۔ سارک کی کانفرنس بنگلہ دیش میں جنوری کی ۱۳ اور ۱۴ تاریخ کو منعقد ہونے والی ہے اس لئے پاکستانی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس موقع کو تعلقات بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جائے۔ اگرچہ ان دونوں کی ملاقات کا پہلے سے کوئی خاص انتظام تو نہیں ہے لیکن اب پاکستان کی حکومت کے فیصلے کے نتیجہ میں یہ انتظام کیا جا رہا ہے اور ان ذرائع کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر یہ ملاقات ہو گئی تو دونوں ممالک میں جو اس وقت تناؤ ہے وہ خاصی حد تک ختم ہو جائے گا۔

رشید برادرز ٹینٹ سروس R.B.T.S
گولبازار۔ ربوہ
نئی اور جدید کراکری کے ساتھ
ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے
زیر نگرانی
رفیع الدین۔ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۹ جنوری۔ صبح سے مطلع ابر آلود ہے سردی کی شدت میں اضافہ ہوگیا ہے

○ پاکستان کے وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ امید ہے امریکہ پاکستان کو کبھی دہشت گرد قرار نہیں دے گا۔ کیونکہ پاکستان فی الحقیقت دہشت گرد نہیں ہے اور امریکہ سے ساتھ اس کے بہت اچھے تعلقات ہیں ایشا ویک کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بل کلنٹن نے واضح طور پر یہ بات کہی ہے کہ وہ خارجہ پالیسی میں اس بات کا خیال رکھیں گے کہ جن سے تعلقات اچھے ہیں ان سے مسلسل اچھے ہی تعلقات رہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں فوجی آپریشن وہاں کے مخدوش حالات کا مستقل حل نہیں ہے۔ اپنی کراچی کی قیام گاہ میں انہوں نے کہا کہ کئی ایسے عوامل سماج میں موجود ہیں جو ملکی فضاء کو خراب کر رہے ہیں سرحد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرقہ داری کا ذکر کیا اور پنجاب کے ڈاکوؤں کا بھی ذکر کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے خواتین کی بے حرمتی اور ان کے اغوا کا اور بچوں کے اغوا کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ ایسے عوامل ہیں جو ملک میں صحیح معنوں میں امن وامان قائم نہیں ہونے دیتے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ایم کیو ایم حقیقی کے ۶ کارکن جنہوں نے مبینہ طور پر ایم کیو ایم السلاف گروپ کے پانچ افراد کو پاک کالونی میں سوموار کی رات بندوق کی گولیوں سے بھون دیا تھا انہیں دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں میں پیش کیا جائے گا۔ جنرل آفیسر کمانڈنگ کراچی میجر جنرل سلیم محمد خان نے ایم کیو ایم کے سربراہ عظیم احمد طارق کو یہ یقین دہانی کرائی ہے۔

○ امریکہ نے عراق کو وارننگ دی ہے کہ وہ ممنوعہ فضائی زون سے اپنے میزائل ہٹالے۔ امریکہ تمام صورت حال کا بغور جائزہ لے رہا ہے اور اقدامات کے لئے فرانس اور برطانیہ سے رابطہ کر رکھا ہے۔

○ کابل میں باغیوں کی بمبارڈمنٹ کے دوران وزارت دفاع کی عمارت پر بھی شیل گرائے گئے اگرچہ کہا جاتا ہے کہ عمارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ لیکن کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اور چار فوجی زخمی ہوگئے۔

○ پی۔ ڈی۔ اے نے اس بات کو دہرایا ہے کہ اسمبلیاں بوگس ہیں حکومت غیر قانونی ہے۔ اور صرف قومی حکومت تشدد آمیز کارروائیوں کو روک سکتی ہے۔

○ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے نئے صدر اسرائیل نواز لوگوں کو زیادہ تر اپنے قریب کی ملازمتیں دینا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ یہودی گروپ میں نمایاں ہیں۔

○ وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ دینی مدرسوں میں سبق دیا جاتا ہے کہ مخالف کو قتل کردو جنت میں جاؤ گے انہوں نے یوم علی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم اقلیتوں کا ذمہ لینے کی بجائے خود ایک دوسرے سے غیر محفوظ بن گئے ہیں۔ یہ کون سا دین ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ دین نہیں دیا تھا۔ دوسروں کو مسلمان کرنے کی بجائے ہم مسلمانوں کو کافر بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ فرقہ واریت کے ذریعے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جا رہا ہے۔

○ عراق کے صدر صدام نے امریکی الٹی میٹم سنتے ہی کہہ دیا کہ ہم اپنے ملک کے دفاع کے لئے تیار ہیں۔ عراق کے جنوب میں نوفلائی زون کے متعلق وہ پہلے کہہ چکا ہے کہ وہ اسے نہیں مانتا۔ اب اس نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ اسے سارے ملک میں ہوائی جہاز اڑانے کا حق حاصل ہے۔ کہتے ہیں کہ جب عراقی صدر اس سلسلے میں بات کر رہے تھے۔ تو یوں لگتا تھا کہ وہ عرب ریاستوں سے اپیل کر رہے ہیں کہ وہ تمام ان کا ساتھ دیں۔ وہ انہیں یہ بھی یاد دلا رہے ہیں کہ ۱۹۴۸ء اور ۱۹۷۳ء میں کس طرح اس کی فوجیں اسرائیل سے لڑی تھیں۔ اور کس طرح ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۸ء تک اس کی فوجوں نے ایرانی فوجوں کو پیچھے دھکیلے رکھا تھا۔

○ برطانوی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کے ساتھ ملزموں کی واپسی کا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن پاکستان نے تاحال الطاف حسین کو تحویل میں دینے کی کوئی درخواست نہیں کی۔

○ بنگلہ دیش سے تقریباً پچیس ہزار بنیاد پرست مسلمان ہندوستان جا کر بابری مسجد کے سلسلے میں احتجاج کرتے ہوئے مسجد کو دوبارہ بنانا چاہتے ہیں لیکن بنگلہ دیش کی حکومت نے سڑکوں پر روکیں کھڑی کر دی ہیں تاکہ وہ آگے نہ جاسکیں۔ ہندوستان نے بھی سرحد کے قریب انتظامات کو مضبوط کر دیا ہے۔

توہین رسالت کا پہلو نہ نکلتا ہو تو ایسے الفاظ کے استعمال سے کسی کے جذبات مجروح نہیں ہوتے فل بنچ نے ایک قادیانی کی اپیل منظور کرلی

قادیانی بسم اللہ، السلام علیکم، انشاء اللہ جیسے کلمات استعمال کر سکتے ہیں سپریم کورٹ کا فیصلہ

ناصر احمد کے اپنی بیٹی کی شادی کے دعوت نامے پر بسم اللہ، سلام علیکم، نکاح مسنونہ، انشاء اللہ کے الفاظ تحریر کرنے پر اسے دفعہ 295 اے کے تحت سزا دی گئی تھی

لاہور (نیوز ڈیسک) سپریم کورٹ آف پاکستان کے مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن اور مسٹر جسٹس عبدالشکور سلام پر مشتمل فل بنچ نے احمدی فرقہ کے ایک شخص ناصر احمد کی اپیل منظور کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ احمدیوں کی طرف سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سلام علیکم، انشاء اللہ، نکاح مسنونہ اور نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم جیسے کلمات کے استعمال سے مسلمانوں یا کسی بھی شخص کے جذبات اور احساسات مجروح نہیں ہوتے تاآنکہ ان کے استعمال میں توہین رسالتؐ کا پہلو نہ ہو۔ اپیل کنندہ ناصر احمد کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۵ اے ۲۹۵ سی اور ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج ہوا تھا جس پر اپیل کنندہ نے ضمانت کے لئے لاہور ہائیکورٹ سے رجوع کیا۔ لاہور ہائیکورٹ نے ناصر احمد کی ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ جس پر ناصر احمد نے سپریم کورٹ آف پاکستان سے رجوع کیا عدالت عظمیٰ کے فل بنچ نے ناصر احمد کی درخواست کو اپیل میں تبدیل کرتے ہوئے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کو کالعدم قرار دیکر اپیل کنندہ کی عبوری ضمانت منظور کرلی۔ استغاثہ کے مطابق ناصر احمد نے جو احمدی / قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اپنی بیٹی کی شادی کے دعوتی کارڈوں پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سلام علیکم، انشاء اللہ، نکاح مسنونہ اور نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم کے الفاظ درج کئے۔ اس پر الزام لگایا گیا کہ اس طرح اس نے توہین رسالتؐ کی اور یہ اقدام جان بوجھ کر اور بدنیتی کی بنا پر کیا۔ جس کا مقصد پاکستان کے ایک مخصوص طبقہ کے شہریوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنا تھا۔ اس طرح ناصر احمد نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ اے کے تحت جرم کیا ہے اور بطور قادیانی یا احمدی اس نے بالواسطہ یا بلاواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کئے ہیں۔ اس پر ناصر احمد کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت تین سال قید کی سزا سنائی گئی۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اپیل منظور کرتے ہوئے قرار دیا کہ سیکشن ۲۹۸ سی جس کے تحت تین سال قید کی سزا دی گئی ہے ضمانت کے لئے ممنوعہ دفعات میں شامل نہیں۔

(روزنامہ جنگ ۸ جنوری ۱۹۹۳ء)

جدید ہومیو پیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰ دس ہزار اور لاکھ طاقتوں کی (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقۂ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ——— مفصّل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

پیتم